کائنات عالم کی بنیادی حقیقت خدا کی وحدانیت ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹؍اکتوبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ان کے خدام واطفال اور لجنہ آج اپنا سالانہ اجتماع مرکز سلسلہ میں شروع کریں اور ہم حکومتِ وقت کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے موجودہ حالات میں بھی اس کی جماعت کو اجازت دی۔

یہ جمعہ جس دن اجتماع شروع ہوتا ہے اجتماع کا ہی ایک حصہ ہے عملاً اور کبھی ہم اسلام کی باتیں تفصیل میں جا کر کرتے ہیں، کبھی بنیادی تعلیم پر روشنی ڈالتے ہیں۔ آج میں سب سے اہم بنیادی بات جو ہے اس کی طرف جماعت کو، جماعت کے بڑوں کو، جوانوں اور چھوٹوں، مردوں اور عورتوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اس کائنات کی بنیادی حقیقت خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے یعنی ''اللہ'' ہے اور واحد و یگانہ ہے۔ اس کی ذات اور اس کی صفات میں کوئی اس کا مثل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ (الانعام:۱۰۲) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (التغابن:۲) اور اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک تو مادی چیزیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ایسی استعدادیں پیدا کیں جو ان مادی اشیاء سے استفادہ کرتی ہیں۔ یہ استعدادیں صرف انسان میں نہیں بلکہ ہر چیز دوسرے سے استفادہ کرنے والی ہے اور دوسرے

کے ساتھ ایک نہایت حسین اور منطقی جوڑ رکھتی ہے۔ ساتھ لگی ہوئی ہے تعلق رکھتی ہے مثلاً گندم کے دانے میں یہ طاقت اللہ تعالیٰ نے رکھی کہ وہ زمین سے اپنی خوراک حاصل کرے اور پودا بنے اور اس میں قرآن کریم نے یہ اعلان کیا کہ اتنی طاقت ہے کہ ایک دانہ سات سو دانے تک پیدا کرسکتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گو انسانی علم ابھی تک وہاں نہیں پہنچا۔ اسی طرح دوسری مادی اشیاء اور حیوانات ہیں اور انسان ہے لیکن انسان ان طاقتوں اور استعدادوں میں نمایاں ہوکر اس رنگ میں ہمارے سامنے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ ساری طاقتیں عطا کردیں جن کے نتیجہ میں وہ غیر انسان کی تمام صفات سے استفادہ کرسکتا ہے اور انسان کا علم ہر روز ترقی پذیر ہے اور ہر روز ہی دانا محقق اور سائنسدان اس حقیقت پر قائم ہوتا ہے کہ ابھی تو میں علم کے سمندر کے کنارے پر کھڑا ہوں اور جو مجھے نہیں معلوم اس کی کوئی انتہا نہیں۔

انسانی زندگی کی جو بنیادی حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ وہ طاقت رکھتا ہے۔ اسے یہ طاقت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو چاہے تو جذب کرسکتا ہے اور اسے چاہیئے کہ وہ جذب کرے اور اس کے لئے کوشش کرے اور مجاہدہ کرے اور جو طریق قرآن کریم نے اس کا بتایا وہ دعا ہے۔ قرآن کریم نے دعا پر بیسیوں آیات میں بہت کچھ بیان کیا اور ہر جگہ ایک نئے پہلو سے اس پر روشنی ڈالی۔ قرآن کریم نے ایک جگہ یہ فرمایا:-

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ (الروم:۳۴)

سورۂ روم کی یہ آیت ہے کہ جب انسان کو تکلیف پہنچے، مضرت ہوا اور جیسا کہ دوسری جگہ اس کی وضاحت آئے گی۔ سب دروازے تکلیف سے نجات کے بند ہوجائیں اور مایوسی اپنی انتہا کو پہنچ جائے اور ہر طرف سے وہ مایوس ہوجائے۔ اس وقت جب وہ دعا کرتا ہے تو وہ اس کے تذلل کے جذبات ہوتے ہیں۔ وہ جھکتا ہے خدا کے حضور اور خدا سے کہتا ہے کہ اے میرے رب! ہر طرف سے میں دھتکارا گیا تو مجھے مت دھتکار اور میری دعاؤں کو سن اور میری تکالیف کو دور کر اور میری ضرورتوں کو پورا کر۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کردیتا ہے اور اپنی رحمت سے اسے نوازتا ہے۔ یہ لمبی آیت ہے اس کے ایک حصہ کے عربی کے الفاظ میں نے پڑھے ہیں۔

دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے لیکن انسانوں میں سے پھر کچھ لوگ وہ ہیں کہ جب خدا تعالیٰ ان کی دعا کو سنتا اور ان کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے نوازتا ہے تو تکلیف کو دور کرنے میں وہ دوسروں کو شریک کر دیتے ہیں اور مشرک بن جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی توحید پر قائم نہیں رہتے۔ تکلیف کے وقت سوائے خدا کے انہیں کچھ یاد نہیں رہتا۔ تکلیف دور ہونے کے بعد ہزار بُت ہیں جو سامنے آ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہ بھی فرماتا ہے کہ:

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (النمل:۶۳) کہ کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ جب وہ خدا سے دُعا کرے خدا تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ:- وَادۡعُوۡہُ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا (الاعراف:۵۷)

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو خوف اور طمع کے ساتھ۔ اس آیت سے پہلی آیت میں کہا گیا تھا کہ تذلل اور اضطراری کیفیت کے ساتھ اور چپکے چپکے دعائیں کرو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ہماری زندگی میں دو ہی حالتیں ہیں یا تم تکلیف میں ہو اور خوف کی حالت طاری ہے کہ تمہیں یہ نقصان پہنچ جائے گا۔ تکلیف شروع ہو چکی ہے کوئی تکلیف دور ہوگی یا نہیں ہوگی۔ یہ خوف ہے پھر یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ مومن بندہ کو یہی خوف ہوتا ہے اور طَمَعًا طمع کے ساتھ اس امید پر کہ دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دُعا کو سنے گا اپنی رحمت سے ہمیں نوازے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کی امید پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکت کے حصول کے لئے اور اس امید پر کہ وہ اپنی برکتوں اور اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ اس کے حضور جھکو اور اس سے دعائیں کرو اور اس خوف سے کہ کہیں اگر دوری ہو جائے اگر قرب کی راہیں وا نہ ہوں ہماری زندگی میں تو شیطان کامیاب حملہ آور نہ ہو جائے ہم پر اور ہم خدا کی بجائے شیطان کی گود میں نہ چلے جائیں اس خوف سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو کہ اس کی مدد کے بغیر کچھ مل نہیں سکتا۔

انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ مولا بس۔ کہ سب کچھ خدا ہی خدا ہے اور خدا سے ہی سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کی طرف نہیں جھکتے اور جنہوں نے ہزاروں بت اپنے صحن سینہ میں یا اپنے ماحول میں بنا رکھے ہیں حقیقی کامیابیاں انہیں نصیب

نہیں ہوتیں اس لئے وہ جو کائنات کی بنیادی حقیقت ہے اس بنیادی حقیقت سے ایک حقیقی تعلق قائم ہوجانا ضروری ہے انسان کی زندگی میں۔ اگر وہ خدا کی نگاہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور فلاح حاصل کرنا چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ نے سورۂ مومن میں فرمایا:-

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ دعا کرو مجھ سے اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں تمہاری دعا قبول کروں گا اگر وہ شرائط کے ساتھ ہو۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ شرائط بیان کی ہیں وہ Understood ہے ظاہر ہے وہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ جو انسانوں میں سے میری عبادت تکبر کے نتیجہ میں نہیں کرتے یا یوں کہنا چاہیئے کہ تکبر کی وجہ سے میری عبادت کا حق ادا نہیں کرتے۔ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ (المومن:۶۱) وہ رسوا کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کے اندر ان کو ڈالا جائے گا۔ یہاں حکم دیا گیا ہے دعا کا قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھ سے ہمیشہ دعا کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر چیز کے لئے مجھ سے مدد مانگو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ ہر برائی سے بچنے کے لئے میرے فضل کی تلاش کرو۔ تمہارا رب کہتا ہے کہ شیطان کے حملوں سے حفاظت چاہتے ہوتو دعاؤں کے ذریعہ میری پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اگر دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہو، حقیقی ترقی ایسی ترقی جس میں کوئی گندگی شامل نہ ہوتو میری طرف رجوع کرو۔ خدا کہتا ہے کہ اپنی زندگی کے ہر کام میں میری طرف متوجہ ہو۔ میرے سامنے جھکو، مجھ سے مانگو جو شرائطِ دعا ہیں ان کو پورا کرو اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا اور جو تم مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا اور اگر انسانوں میں سے کوئی میرے اس حکم کو مانے گا نہیں اور باوجود اس کے کہ میں نے کہا ادْعُوْنِيْٓ مجھ سے مانگو اور مجھ سے پاؤ۔ باوجود اس کے غیر اللہ کی طرف منہ پھیریں گے غیر اللہ پر امیدیں رکھیں گے تو کامل توکل مجھ پر نہیں ہوگا۔ بھروسہ ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسری کمزور طاقتوں اور لاشئی محض پر ہوگا۔ سفارشوں پر، رشوتوں پر، لوٹ مار پر، ہزار قسم کے عیوب ہیں جن کو بعض بیوقوف ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے منہ موڑتا ہے وہ متکبر اور ذریتِ شیطان ہے۔ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ (البقرة:۳۵) یہ شیطان کے متعلق بنیادی طور پر کہا گیا ہے کہ شیطان نے انسانی زندگی میں اِبا اور استکبار

کی بنیاد ڈالی تو جو شیطان کی ذریت بنا اور میرے بندوں میں شامل نہ ہوا اور میری عبادت کا حق ادا نہ کیا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ رسوائی اس کے نصیب میں ہے اور میرے غضب کی جہنم میں اسے داخل ہونا پڑے گا۔

پس جس طرح اس کائنات کی بنیادی حقیقت خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے خدا تعالیٰ واحد و یگانہ تمام صفات سے متصف ہر عیب سے پاک اور کوئی اس کا مثیل نہیں اسی طرح انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا میں ہو کر زندگی گزارے اور خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا وارث بنے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ ذریّتِ شیطان ہے اور خدا تعالیٰ سے دوری کی راہوں پر وہ گامزن ہے اور کامیابی اس کے نصیب میں نہیں ہوسکتی۔ اس دنیا کی زندگی پر ہم نے بڑا غور کیا۔ بڑے بڑے امیر ملکوں کے بڑے بڑے دولتمند لوگ بھی بے چینی، مایوسی اور تکلیف کی زندگی میں ہیں۔

اور دعاؤں میں اسلام نے بڑی وسعت پیدا کی جیسا کہ میں نے ابھی کہا۔ ہر چیز خدا سے مانگو، ہر چیز میں وہ ہر چیز بھی آ گئی جس کا تعلق ایک شخص، فردِ واحد کے نفس کے ساتھ ہے وہ ہر چیز بھی آ گئی جو اس کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے وہ ہر چیز بھی آ گئی جو اس کے علاقہ سے تعلق رکھتی ہے وہ ہر چیز بھی آ گئی جو اس کے ملک سے تعلق رکھتی ہے وہ ہر چیز بھی آ گئی جو اس دنیا اور اس کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے وہ ہر چیز بھی آ گئی جو آنے والی نسلوں اور آنے والے زمانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ خدا کہتا ہے کہ مجھ سے مانگو، مجھ سے پاؤ۔

میں سب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر وقت اور ہر آن اسے سامنے رکھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اپنے ملک کے لئے بھی دعائیں کریں اور نوعِ انسانی کے لئے بھی دعائیں کریں اپنی نسل کے لئے بھی دعائیں کریں اور آنے والی نسلوں کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اپنے نفس کیلئے بھی دعائیں کریں اور اپنے بچوں اور اپنے خاندان کے لئے بھی دعائیں کریں اور دعاؤں کے نتیجہ میں بھی آپ کے ذہن میں پھر خود بہت سی ذمہ داریاں بھی آتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بنیادی حقیقت کو سمجھنے اور ہر وقت ذہن میں حاضر رکھنے کی توفیق عطا کرے

کہ مولا بس۔ خدا ہی خدا ہے۔ اللہ ہی اللہ اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس حقیقت کو بھی پہچانیں جو انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہیں ہوتا کوئی صحیح چین نصیب نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خیر ہی خیر کے حالات پیدا کر دے۔ آمین

میں نمازیں جمع کراؤں گا اور دوست سارا وقت دعاؤں میں مصروف رہیں اور نیکی کے خیالات، نیکی کے پھیلانے کے خیالات میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱؍اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۲ تا ۴)